یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن ... اخبار اہلحدیث ...

R.L.N° 352.

اخبار
اہلحدیث

نمبر ...

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات ادا [illegible]

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند درج ہونگے۔

شرح قیمت

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ [illegible]
والیان ریاست سے [illegible]
جاگیرداروں اور رئیسوں سے [illegible]
عام خریداروں سے [illegible]
غیر ممالک سے [illegible] شلنگ
ششماہی [illegible] شلنگ
انڈیا والوں سے [illegible]

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال بنام مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۰ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۴ھ ہجری مطابق ۷ دسمبر سنہ ۱۹۰۶ء عیسوی

ایک دینی ضرورت

بار سال کی طرح ممانعت تعزیہ کا فتویٰ امسال بھی شائع کرنے کا خیال ہے مگر اسکو ذرہ وسیع پیمانہ پر یعنی حضرات علماء کرام جگہ جگہ [illegible] التفویض اپنے اپنے دستخط صرف اتنا کارڈ پر لکھکر ارسال فرماویں تعزیہ بنانا حرام ہے وغیرہ جو الفاظ مناسب خیال مبارک میں آویں۔ دوسرے ناظرین جو اس بدعت کو مسلمانوں میں دیکھنا نہیں چاہتے وہ اپنے اپنے علاقہ کے علماء کرام سے اتنا لکھا کر بھیجنے کی تکلیف گوارا کریں۔ تاکہ فتویٰ مکمل ہو کر بڑی اہتمام سے شائع ہو جس میں بہت جلد توجہ فرماویں اور خدائے تعالیٰ سے اجر عظیم پاویں۔

غریب فنڈ

اکثر اوقات ایسے لوگوں کی درخواستیں آتی رہتی ہیں جو اہلحدیث کے شیدائی اور شائق ہوتے ہیں مگر ناداری کی وجہ سے محروم۔ دنیا میں درخواست پہنچتی ہے کبھی تو کوئی صاحب ہمت اسکی تکمیل ہو جاتے ہیں مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اکیلا آدمی متحمل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے تجویز ہوئی ہے کہ جو صاحب اپنی اپنی ہمت کے مطابق آنہ۔ دو آنہ۔ چار آنہ بطور چندہ کے دیا کرینگے۔ وہ اس فنڈ میں جمع رہیگا۔ اور بوقت ضرورت حسب گنجائش خرچ [illegible]

اخبار جاری ہوا کریگا۔ اس چندہ کی آمد و خرچ کا حساب اخبار میں شائع ہوا کریگا یعنی غریبوں کو ہر قسم سال دفتر سے بھی رعایت ہوگی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ چندہ نہ ماہواری ہوگا نہ سالانہ بلکہ حسب توفیق وقتاً فوقتاً۔ اس چندہ کی ابتدا منشی علم الدین نائب ڈپٹی [illegible] سے کی ہے [illegible] صاحب [illegible]

اہلحدیث کانفرنس

کی بابت حاجی محمد سردار خان صاحب سوداگر [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔

[illegible] اہلحدیث کانفرنس کی بابت مضمون شائع ہو رہا ہے جب [illegible] خبر کو دیکھا ہے [illegible] نہایت خوشی ہوئی خدا کرے ہمارے علما اپنی [illegible] اسکی ترقی کے کوشاں ہو جاویں۔

ڈاکٹر [illegible] صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔

[illegible] آپ کے معزز اخبار میں [illegible] کانفرنس [illegible] دیکھ کر مجھے بھی خیال پیدا ہوا کہ اپنی رائے [illegible] فوائد میں ظاہر کروں۔ مگر شرم آتی ہے [illegible] کیا [illegible] لیکن اہلحدیث کانفرنس کی عام خوبیاں خاموش رہنے نہیں دیتیں۔ گروہ اہلحدیث کی حدیث نبوی کو

8 DE 06

زندہ رکھنے میں جانکاہی اور کوشش اظہر من الشمس ہے۔ پس یہ اہلحدیث کانفرنس نہ صرف اہلحدیثوں ہی کیواسطے باعث خیر و برکت ہوگی۔ بلکہ تمام اہل اسلام کیواسطے یہ ابر رحمت ثابت ہوگی۔ میری امیدیں تو یہانتک دامن پھیلا رہی ہیں کہ اگر آرہ کے جلسہ میں خدا آپکو آپکی مبارک کوششوں میں کامیاب کرے اور اس اسلامی بہترین خیال کو سرسبز کردے تو وہ دن دور نہوگا کہ اس کانفرنس سے دیگر اقوام بھی مستفید ہوں میں دست بدعا ہوں کہ خدا اس کانفرنس کے وجود کو قائم کرے۔ میری آنکھیں جس وقت اس خوشخبری کو پڑھیں گی فوراً پروردگار عالم کے سجدہ شکر میں گر پڑینگی"

جہاں بہت سے علماء کرام اور دیگر احباب نے اہلحدیث کانفرنس کی تائید کی ہے بعض اکابر کی رائے میں اسکا چلنا مشکل ہی ہے۔ یہ بزرگوار کانفرنس کی ضرورت اور مفید ہونے کے تو قائل ہیں مگر ان کا خیال ہے جو صرف خیال ہی بلکہ دلیل پر مبنی ہے کہ گو ضرورت زمانہ نے بعض علماء کو بیدار کردیا ہے مگر عام طور پر علماء کو ابھی تک کام کرنے کا احساس نہیں آیا۔ ... ہم بھی اس خیال کی ایک حد تک تائید کرتے ہیں لیکن ... دنیا کے سب کام امیدوں پر چلتے ہیں۔ دنیا کے تاجر ... لاکھوں کروڑوں کا مال بذریعہ جہازات لیجانے والوں کو کون امر یقین دلاتا ہے کہ ہمیں نفع ہوگا۔ راتوں جاگنے والے طلبا کو کون امر باور کرا سکتا ہے کہ تم کامیاب ہوگے۔ لیکن کیا وہ اس خیال سے محنت اور جانکاہی کرنی چھوڑ دیتے ہیں۔ شاہ تیمور کا قصہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ بھاگ کر کہیں چھپ رہا تھا۔ اس مکان کی دیوار پر ایک چیونٹی دانہ لیکر چڑھتی تھی اور گر پڑتی تھی۔ شاہ موصوف اسکو گرنے اور چڑھنے کو گنتا رہا۔ وہ سترسٹھ دفعہ گری آخر اڑسٹھویں دفعہ دانہ کو لیکر چڑھ گئی۔ شاہ نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ ... کوشش مرے دم تک ... (ملاحظہ ہو تاریخ جان ملکم بحوالہ کتاب شاہ تیمور)

آجتک اہلحدیث میں اس قسم کی تحریک کبھی نہیں ہوئی تو پھر اس کی ناکامی کی نظیر بجز ذہنی تصور کے اور کیا ہو سکتی ہے۔

علاوہ اس کے اہلحدیث کانفرنس کی بڑی کوشش صرف پند و نصائح اور مجالس وعظ پر ہوگی۔ جبکہ مسلمانوں کا عام طور پر یہ شوق ہے کہ کوئی اکیلا خوش بیان واعظ کسی شہر یا گاؤں میں آنکلے تو کھانے پینے کے علاوہ نقدی فتوحات بھی بہت کچھ کرسکتا ہے مسلمان جو بخوشی انکو دیتے ہیں آ کس چیز کے عوض میں دیتے ہیں۔ صرف وعظ و نصیحت سنکر۔ کیا جب ایک واعظ پر اتنا صرف گوارا کرتے ہیں تو جہاں بہت سے علما ملکر وعظ کرینگے۔ وہاں کے لوگ اس خرچ کو بہت بڑا سمجھینگے؟ (نہیں)

اس تقریر سے میرا مطلب یہ ہے کہ اہلحدیث کانفرنس فرضاً اگر کوئی اور کام نہ کرے صرف سالانہ جلسہ میں علماء کرام وعظ ہی فرما دیں تو قوم کے دام وصول ہوگئے جلسہ اگر ایک سال ہو تو ایک سال کے دام۔ دو سال ہو تو دو سال کے پس توکلاً علی اللہ نیتوں کو صاف کرکے اس کام کو شروع کردیا جائے الساعی منا والاتمام من اللہ۔

علما کے لئے کیا یہ مقام عبرت نہیں کہ قوم کے معزز افراد کو انکی معمولی کم ظرفی سے سر پٹھول کرنے سے آپر اعتماد نہیں رہا۔ کہ کسی کام کو ایک جا ہوکر کرینگے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اے خدا امت مرحومہ پر رحم فرما۔

حساب دوستان در دل

دسمبر کے مہینے میں جن صاحب کی قیمت ختم ہے انکو نمبر وار ذیل لکھا جاتا ہے ...

ذیل کا مطبوعہ اگر آئندہ سال کی بابت وی پی وصول کرنے کو تیار رہیں۔ نامنظوری کی صورت میں مہربانی کرکے اطلاع بخشیں۔

۱۵۳	امرتسر	۶۶۴	باکی پور
۱۵۸	دہلی	۶۶۶	اودھپور
۱۶۳	راولپنڈی	۶۷۱	جنیج گڈھ
۱۸۸	سیالکوٹ	۶۶۶	فیض آباد
۲۱۸	[illegible]	۶۸۹	آرہ
۲۲۰	امرتسر	۶۹۳	دیا پور
۲۲۷	پھلواری	۶۹۳	برہم پور
۲۲۹	جاگی	۶۹۴	جالندھر گڈی
۲۳۴	چدم برم	۶۹۵	سرسی
۲۶۲	چھپرہ	۶۹۶	نگینہ
۵۰۵	سہارنپور	۶۹۷	پیلو بہار
۵۸۹	جیند	۶۹۹	[illegible]
۶۵۳	بدایوں	۷۳۳	سیالکوٹ

۷۶۴	بٹھنڈہ	۸۱۷	سمبلپور
۷۷۶	علی گڑھ	۸۱۸	دوراہا
۸۰۷	ٹوگونہ	۸۴۸	پورنیہ
۸۷۶	تہاروشاہ		

درخواست نمبر ۱ - گذارش ہے کہ مجکو اخبار اہلحدیث پڑھنے کا نہایت شوق ہے لیکن میں بہت غریب آدمی ہوں میری درخواست فی سبیل اللہ درج اخبار کریں۔ کوئی صاحب اخبار میرے نام جاری کرادیں۔ اللہ انکو جزا دے۔

میرا پتہ یہ ہے۔

موضع نوانکوٹ دار شہر لاہور ڈاکخانہ نولکھا۔ غلام محمد اہلحدیث۔

ایک دریافت

براہ مہربانی بذریعہ اخبار اہلحدیث کے شایع فرمائیے کہ پٹھانوں کی اصلیت کیا ہے اور انکے خاندان کا پورا حال کس کتاب سے مل سکتا ہے۔ جو صاحب جانتے ہوں۔ بذریعہ اخبار اہلحدیث کے اطلاع بخشیں۔ ممنون و مشکور ہونگا۔

محمد یوسف وکیل خریدار نمبر ۶۱۶ از اترولہ ضلع گونڈہ

اڈیٹر - سرسوم ہند میں کسی قدر پتہ ملجائیگا۔

سخت ضرورت

کتاب ترجمان وہابیہ انگریزی کسی صاحب کے پاس ہو۔ تو انکی قیمت وغیرہ سے بذریعہ ایک کارڈ کے بہ پتہ ذیل مطلع فرمادیں۔ یا اگر وہ جانتے ہوں کہ کس سے مل سکیگی تو اطلاع بخشیں۔ محمد ابوالقاسم مہتمم سعید المطابع محلہ دارانگر بنارس

ایک دریافت کا جواب

زیادہ تر اسوقت امداد کے لائق مدرسہ احمدیہ آرہ ہے۔ اسکی تربیت اسکی نیک نیتی مشہور آفاق ہے۔ اسوقت صدہا بچے مسلمانوں کے تعلیم پا رہے ہیں اور کتنے تعلیم پاکر فارغ التحصیل ہوئے اور قوم کو فائدہ پہونچا رہے ہیں یا مشغول ہیں علاوہ تعلیم کے لڑکوں کو صنعت و حرفت بھی سکھائی جاتی ہے جبکہ یہ نہ امداد کے لائق ہوگا تو اور کون! ناظم مدرسہ مذکور۔

درخواست نمبر ۲ - خاکسار محمد شاہ سید طالب علم کیطرف سے عرض سب صاحبان کی خدمت شریفہ میں یہ ہے کہ بندہ طالب العلم ہے اور بندہ جناب اہلحدیث کے دیکھنے کا بہت شوق ہے اپنی گرہ سے منگوانے کی توفیق نہیں ہے لہذا کوئی بندہ کے نام پر اخبار اہلحدیث جاری کرادیں۔ سید محمد شاہ موضع دو پیو والے ڈاکخانہ فتح گڈھ ضلع گورداسپور۔

اجتہاد و تقلید

سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۳۰ نومبر

ابکی دفعہ ہمارا ارادہ تہا کہ ڈیفنس بخاری کے جملہ معترضہ سے گذر کر اصل مضمون پر جائیں مگر اہل فقہ کے ایک مضمون کا نقل کرنا ضروری معلوم ہوا۔ تاکہ ہمارے ناظرین کو پختہ یقین ہوجائے کہ اماماں دین کو کون لوگ برا کہتے اور برا جانتے ہیں۔ پس غور سے سنئے!

الجرح علی البخاری

کتاب بخاری پر جرح کچھ آج نئی بات نہیں ہے بلکہ جس وقت سے کتاب مذکور تصنیف ہوئی ساتھ ہی انکی اسی وقت سے اسپر جرح کا بھی آغاز ہوا زمانہ حیات میں امام بخاری کے اپنے شاگرد امام مسلم نے دیباچہ صحیح مسلم میں اسپر جرح کی اور انکے بعد امام نسائی اور ابوداؤد اور حافظ دارقطنی اور ابن حزم اور ابن جوزی اور ابن ہمام اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ رحمہم اللہ اپنے اپنے زمانہ میں اسپر جرح و قدح کرتے رہے۔ غرضکہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گذرا کہ محدثین نے کتاب بخاری پر جرح نہ کی ہو۔ علیٰ ہذا امام بخاری کا درجہ بھی فن حدیث میں جماعت محدثین میں کچھ ایسا اعلیٰ نہیں تسلیم کیا گیا حتیٰ کہ صحاح والوں میں سے تو سوائے ترمذی کے اور کسی نے امام بخاری کو اس قابل ہی نہیں سمجھا کہ ان سے کوئی حدیث روایت کریں بلکہ فن حدیث میں اس سے بڑھکر اور کیا مرتبہ پست ہوسکتا ہے کہ صحاح والوں میں سے حتیٰ کہ خود امام بخاری کے شاگرد امام مسلم تو ان (امام بخاری) سے کوئی حدیث روایت کرتے ہیں اور نہ ان کی شرائط حدیث کے پابند ہوتے ہیں۔ اور یہ جرح سب جو وقتاً فوقتاً کتاب بخاری پر ہوتی رہی ہے مختلف قسم کی ہے۔ کسی نے متن حدیث پر جرح کی اور کسی نے راویوں پر اور کسی نے شرائط حدیث پر وغیرہ ذالک ان اقسام پر ہم کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ وہ راویوں کی جرح ہے۔ واضح ہو کہ بخاری کے راویوں پر جرح ہے۔ وہ چند طرح کی ہے کسی پر ضعیف ہونیکی اور کسی پر جھوٹے اور کسی پر بدمذہب ہونیکی وغیرہ ذالک۔ یہاں پر ہم صرف ان راویوں کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جنپر ضعیف ہونیکی جرح ہے۔ اور وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک بخاری کے وہ رواۃ جن کا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے قبول کیا ہے۔ دوسرے وہ رواۃ جنکو

دیگر محدثین اور ائمہ دین نے ضعفاء میں شمار کیا ہے۔ ہم انکا (انکے ضعیف) راویوں کا تذکرہ نہیں کرتے ہیں۔ جنپر دیگر محدثین نے ضعیف ہونیکا حکم لگایا ہے۔ بلکہ ایک مختصر فہرست بخاری کے صرف اُن راویوں کی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے تسلیم کیا ہے۔ سو ظاہر ہے کہ ہر شخص باقرار ہ الانسان اپنے اقرار سے ماخوذ ہوتا ہے اور اگرچہ بخاری کے ایسے ضعیف راوی جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے تسلیم کیا ہے۔ کثرت سے ہیں۔ مگر ہم بنظر اختصار چند راویوں کے نام یہاں لکھتے ہیں۔ جنکو امام بخاری سے تعجب اور سخت تعجب معلوم ہوتا ہے کہ جن راویوں کو وہ خود ضعیف سمجھتے تھے۔ تو اُن سے پھر حدیثوں کا روایت کرنا ہی کیا ضرور تھا۔ علامہ ذہبی نے بھی میزان الاعتدال میں اکثر جگہ امام بخاری کے اس امر پر تعجب ظاہر کیا ہے۔ کہ جس راوی کو انہوں نے ضعیف سمجھا تو اُس سے پھر حدیث کیوں روایت کی چنانچہ علامہ موصوف کتاب مذکور میں ایک مقام پر مقسم (بخاری کے ایک راوی کا نام ہے) کے ترجمہ میں لکھتے ہیں والعجب من البخاری ان البخاری اخرج له فی صحیحه وذکره فی کتاب الضعفاء مترجمه تعجب ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ان (مقسم) سے حدیث روایت کی ہے حالانکہ انکا ذکر کتاب الضعفاء میں کیا ہے۔

قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری کا حافظہ قوی نہ تھا ورنہ کوئی قوی حافظہ والا شخص کبھی ایسا نہیں کرسکتا کہ جس راوی کو وہ خود ضعیف سمجھے اور پھر اسی سے حدیث بھی روایت کرے۔

بخاری کے چند راویوں کے نام جنکا ضعیف ہونا خود امام بخاری نے اپنی کتاب الضعفاء الصغیر میں قبول کیا ہے۔

ابراہیم بن اسمٰعیل بن مجمع۔ اسمٰعیل بن ابان ابو اسحاق۔ ایوب بن عائذ الطائی۔ حارث بن شبل۔ زہیر بن محمد التیمی العنبری۔ سعید بن ابی عروبہ۔ عبداللہ بن الحفص۔ عبداللہ بن ابی لبید۔ عبداللہ بن لہیعہ بن عقبہ۔ عبداللہ بن نافع قرشی ابوبکر۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق بن الحارث۔ عبدالرحمٰن بن سلمان۔ عبدالملک بن اعین۔ عبدالوارث بن سعید۔ عطاء بن السائب بن زید۔ عطاء بن ابی میمونۃ البصری۔ علاء بن خالد الاسدی۔ عکرمہ بن خالد المخزومی۔ کہمس بن منہال۔ مجالد بن سعید بن عمیر۔

(از ابو الہاشمی الملیح آبادی)

(اہلفقہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳)

ہم حیران ہیں کہ ایسے صریح کذب اور بہتان عظیم کا کیا جواب دیں۔ عنوان بیان کو دیکھکر خیال ہوتا تھا کہ شاید معترض شیعوں کی کتاب تشیید المطاعن سے کچھ نقل کریگا۔ مگر افسوس کہ یہ بھی نہیں کیا کوئی بات ثابت نہیں کی بجز اسکے کہ امام بخاری کی محض زبانی تحقیر اور تجہیل کی۔

ناظرین! یہ ہیں وہ لوگ جو جماعت اہلحدیث کی نسبت کہا کرتے تھے کہ یہ لوگ اماماں دین کو بُرا کہتے ہیں۔ اللہ اکبر ؎

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ✦ چنداں اماں نداد کہ شب را سحر کند

ہم نہیں چاہتے کہ ایسے ایک لغو اور فضول مضمون پر ہم خود کچھ لکھیں اسکے جواب میں کافی ہے کہ ہم اپنے معزز گرامی قدر دوست مولوی ابو نعیم محمد عبداللہ سلمہ اللہ حیدر آبادی کا ایک مراسلہ درج کردیں جو مدت سے آیا ہوا ہے۔ ناظرین غور سے اسے پڑھیں۔ وھو ہذا

حضرت سید المجتہدین محمد بن اسمٰعیل البخاری

عموماً لوگ اپنے اپنے ناقص خیالات کی وجہ سے اجتہاد کا حصر ائمہ اربعہ ہی میں کردیتے ہیں۔ اور بعض تو ایسا غضب کردیتے ہیں کہ وہ جنکے مقلد ہیں اُسی کو مجتہد مطلق سمجھتے ہیں۔ شلاً مثلاً حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تقلید کرنے والے سمجھتے ہیں ایسا بلکہ اپنی رائے کو شائع کرتے ہیں۔ کہ امام ہمام موصوف ہی جیسے مجتہد ہوئے ویسے کوئی نہیں۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت امام شافعی کے مقلدین اپنے امام کو اُسی طرح خیال کرتے ہیں اس اپنے خیال میں اتنا ترقی کرگئے کہ اور جو ہزاروں مجتہد گذرے اُن سے انحراف کرتے ہوئے انکے اجتہاد سے مطلق انکار کردیا۔ منجملہ اُن ہزاروں لاکھوں مجتہدین کے جو امام بخاری بھی ایک مجتہد گذرے ہیں جنکو اجتہاد کے قائل بڑے بڑے علماء اور ائمہ تھے۔ انکی نسبت یہ خیال ہوا ہے اور کہنے لگے ہیں۔ کہ وہ مجتہد مطلق نہ تھے۔ پہلے پہل ناظرین کی خدمت میں یہ عرض کردیتا ہوں کہ مجھے چنداں ضرورت نہیں تھی کہ اس امر پر زور دوں کہ امام بخاری مجتہد تھے کیونکہ امام بخاری صاحب کا اجتہاد اظہر من الشمس ہے۔ گو بے علم اور نادان چشم انکار کرتے رہیں۔ مگر میرا اب اس مضمون پر زور دینا اسلئے ہے کہ بعض صاحبوں نے آپ کے اجتہاد کے خیال کو اٹھانا چاہا ہے۔ کہ عوام اجتہاد سے منکر ہوں اور کتاب بخاری کو ہاتھ نہ لگائیں۔

ahmadimuslim.de

میں اس خیال کے بعد اس امر کے انکشاف کرنے پر کہ امام بخاری رح مجتہد بلکہ سید المجتہدین ہوئے ہیں قلم اٹھاتا ہوں۔ اب اگر مجھ پر اعتراض ہو کہ ہم تمہاری بات کیوں مانیں تم ویسے ہی تعریف کرتے ہو جیسے ہر مرید ہی اپنے امام کی جھوٹی تعریف کر لیا کرتا ہے۔ میں اس کا جواب اس طرح دیسکتا ہوں۔ کہ اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ تقلید شخصی نہ کیجائے بلکہ تقلید عام ہو وہ کیسے اگر کوئی ہم کو امام ابو حنیفہ رح کا ایسا قول بتلائیں جو موافق کتاب اللہ و کتاب الرسول کے ہو۔ ہم کو اس کے ماننے میں دریغ نہ ہوگا۔ اسی طرح امام شافعی امام ابن ماجہ وغیرہ کے اقوال و روایات ہم کب صرف امام بخاری رحمۃ اللہ کی تقلید شخصی کرتے ہیں جو امام بخاری ہی کو سراہتے رہتے ہیں بلکہ ہم یہ کہینگے کہ مجتہد بہت سارے گزرے ہیں۔ نہ صرف امام ابو حنیفہ رح بنا بر اس کا مجتہد نہ امام بخاری ہی ہے۔ مگر جو بعض حد و دیال مقلدوں نے امام بخاری کے اجتہاد سے صاف انکار کر رہا ہے اور اپنے ہی امام کو مجتہد سمجھا۔ اس لئے ذیل کی تحریر اس ثبوت پر مبنی ہے کہ مجتہد بہت سے گزرے ہیں۔ ائمہ اربعہ ہی پر اجتہاد کا حصر سمجھنا ٹھیک نہیں۔ کم فہمی بے علمی ہے۔ اور امام بخاری لاریب مجتہد تھے بلکہ اجتہاد میں کامل سردار تھے۔

اول تو بطور نمونہ مشت خروارے چند مجتہدین کے نام لکھے جاتے ہیں ابو ثوری۔ اسحق ابن راہویہ۔ ابو مصعب۔ امام مسلم۔ اسی طرح کے ہزاروں مجتہد گزرے مگر مجتہد اعظم صرف اپنے ہی امام کو سمجھنا یا یہ کہ اجتہاد کا انحصار آئمہ اربعہ ہی میں سمجھنا ایک خالی ہوس ہے۔ بقول مولانا بحر العلوم حنفی کے جو شرح مسلم میں فرماتے ہیں واما الاجتہاد المطلق فقالوا اختتم بالائمۃ الاربعۃ حتی اوجبوا تقلید واحد من ھؤلاء علی الامۃ وھذا کلہ ھوس من ھوساتھم لم یاتوا بدلیل ترجمہ مطلق اجتہاد کو لوگوں نے کہا ہے کہ ختم ہوگیا ہے چار ہی امام پر حتی کہ ایک کی تقلید کو واجب سمجھنے لگے یہ کل کیا ہے ہوس ہے منجملہ اور ہوسات کے اور باقی دلیل وغیرہ تقلید کے وجوب کی۔ اور چار ہی میں اجتہاد کے انحصار نہیں۔ آجکل اسی طرح ہر کوئی اجتہاد کا انحصار اور مجتہد اپنے ہی امام کو سمجھنے لگا۔ اور کسی کو ایسے ہو سکے مجتہد ہی نہیں سمجھتا۔ ولولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام آگر ہم بعض مجتہدین کے نام سن چکے۔ اب حضرت امام بخاری کے اجتہاد کی کیفیت سنو۔ علماء دین پر مخفی نہیں ہے اور ان علماء احناف پر جو احادیث نبوی سے واقف ہیں کہ کتاب بخاری میں ایک حدیث کئی ابواب میں آتی ہے۔ ایک حدیث سے دس

مسائل کا استنباط اجتہاد کہلائیگا۔ جیسے بطور نمونہ ہم بخاری کی ایک حدیث بتلا کر اُن کے کئی باب باندھے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ یہ حدیث بخاری نے لکھی ہے کہ چند لوگ قبیلۂ اسلم کے آئے۔ اُن کو حضرت نے شتر خانہ میں بھیجا تا کہ بیماری جو ہے بعد شرب ابوال و البان صحت پائیں جب یہ صحت پا گئے تو راعیوں کو مار کر بڑی بڑی تکلیفیں دیکر آنکھ میں سلائی آگ کی پھیر کر اونٹ لے کر فرار ہو گئے آنحضرت سید الرسل نے گرفتار کروایا۔ اور ان کو وہی تکلیفیں دیں جو انہوں نے دی تہیں حتی کہ پانی تک نہ دینے دیا۔ آخر کار مر گئے۔ اب اس حدیث سے امام بخاری نے جتنے باب باندھے ہے۔ تفصیل وار ذکر کئے جاتے ہیں۔ (۱) کتاب المحاربین من اہل الکفر والردۃ۔ اہل کفر اور مرتدوں سے لڑنا (۲) لم یحسم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المحاربین من اہل الردۃ حتی ھلکوا مرتدوں کے ہاتھ پاؤں کو آنحضرت صلعم نے نہ داغا یہاں تک کہ مر گئے (۳) لم یسق المرتدون المحاربون حتی ماتوا یعنی مرتدوں کو پانی نہیں دیا گیا حتی کہ مر گئے (۴) سمر النبی اعین المحاربین آنحضرت نے آگ کی سلائی لڑنے والوں کی آنکھ میں پھیرا۔ اتنے ابواب باندھکر جیسے مسائل نکالے وہ ایک ہی حدیث سے کتنے باب باندھے۔ لطف یہ ہے کہ ہر حدیث کے راوی دوسرے میں زنہار نہیں ملتے۔ اسی طرح تمام بخاری بھری پڑی ہے۔ اجتہاد آپ کا ظاہر ہے۔ اجتہاد کو کوئی کان اور سینگ نہیں ہوتے۔ بطور نمونہ ہم نے تو آپ کا استنباط اور اجتہاد ثابت کر دیا مگر اب علماء سلف و خلف کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ علماء احناف سلف بلکہ مذہب حنفی میں عموماً آجتک کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے سمجھا جاتا تھا۔ دور نہیں ۱۰ شوال المکرم ۱۳۲۳ھ کے پرچہ اہلحدیث میں ایک حنفی پہلواروی کا مضمون دیکھو۔ جس میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے اور عنوان بھی یہی ہے۔ اصح الکتاب بعد کتاب الباری صحیح البخاری۔ غرض اس طرح کا خیال عموماً اب بھی علماء احناف میں پایا جاتا ہے گو بعض متعصبین وہ بے علم اپنے تعصب اور ضد اور ہٹ اور بے علمی و کم علمی کی وجہ نہ مانا کریں۔ ثابت ہو کہ جب کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے خود علماء احناف سلف و خلف مانتے رہے ہیں تو بخاری رحمہ اللہ کو مجتہد تو کجا بلکہ سید المجتہدین کہیں تو بجا ہے۔ جس کی کتاب کا رتبہ اتفاق سے بعد کتاب اللہ کے مانا جاتا ہے اس کا مصنف سید المجتہدین نہو یہ ہرگز ممکن نہیں۔ باقی اگر امام بخاری رح سے عداوت ہو تو چاہے کہو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اب علماء احناف سلف کے اقوال سنو۔

ahmadimuslim.de

جنہوں نے کتاب اللہ کے بعد ہی اس کا رتبہ مانا ہے نہ اور کتب کا۔ علامہ عینی حنفی کا عینی میں ارشاد ہے۔ اتفق علماء المشرق والمغرب علی ان لیس بعد کتاب اللہ اصح من صحیحی البخاری ومسلم علماء مشرق ومغرب کا اتفاق ہے کہ بعد کتاب اللہ کے صحیح بخاری ومسلم ہی ہے۔ اور علامہ ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ میں کہا ہے لا یلتفت لما قیل فیہ لانہما متقدمان علی اہل عصرہما ومن بعدہما فی معرفۃ الصحیح والعلل فھو من الکتاب بعد کتاب اللہ العزیز یعنی صحیح بخاری ومسلم کے راویوں میں کلام بعضوں نے کیا ہے اس کی طرف کچھ التفات نہ کیا جائیگی۔ اس وجہ سے کہ امام بخاری ومسلم صحت وعلل کے پہچاننے میں اپنے زمانہ اور اپنے مابعد کے زمانوں سے سبقت لے گئے ہیں۔ پس کتاب اللہ کے بعد صحیح بخاری ہی کا درجہ ہے۔ اسی طرح اور بہت سے علماء احناف کا فرمان ہے۔ یہ علم شاعر بیچارے ان سے کیا واقف ہونے چلے اب ایک عالم محقق کی عبارت نقل کرتا ہوں۔ یعنی شاہ عبد الحق صاحب دہلوی اشعۃ اللمعات میں لکھتے ہیں۔ کہ جمہور علماء برآنند کہ کتاب او (امام بخاری) در صحت مقدم است بر جمیع کتب مصنفہ در حدیث تا آنکہ گفتہ اند اصح الکتاب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری۔ ترجمہ جمیع علماء اسبات پر متفق ہیں کہ کتاب امام بخاری کی تمام کتب احادیث پر مقدم ہے۔ اسی لئے تو علماء وغیرہ نے کہا ہے کہ صحیح کتاب بعد کتاب اللہ کے صحیح بخاری ہے۔

حاصل ثابت ہے کہ علماء احناف تک اس بات کے قائل ہیں کہ کتاب بخاری کا رتبہ بعد کتاب اللہ کے ہے۔ مگر آنکھ کے کوروں کو یہ اقوال نظر ہی نہیں آتے۔ اب صاف اقوال سنو جو علماء نے امام بخاری کو مجتہد کہا تھا۔ علامہ زکی نے حضرت امام بخاری کو مجتہد مستقل بتلایا ہے۔ قتیبہ ابن سعید نے کہا کہ میں بہت سے فقہاء کے پاس بیٹھا مگر بخاری سے بڑھ کر کسی کو فقیہ نہ پایا۔ فقیہ یعنی حدیث کے سمجھدار بہلا لوگوں نے تقلید شخصی کو واجب کہا ہے وہ فقیہ نہیں ہیں کیونکہ جو فقہاء تھے وہ ایک ہی امام کے پیرو نہ ہوتے تھے۔ بلکہ جو سنت کے موافق پاتے تھے وہی بلا اکراہ ہر امام سے لیتے تھے۔ جیسے امام ابن ہمام و مولوی عبدالحی صاحب حنفی لکھنوی وغیرہ گزر چکے ہیں۔ وقس علی ہذا البواقی۔

اور دیکھو خود فقہاء اکابر کی یہ حالت تھی کہ ایک دوسرے کی بات کو بخوشی مانتے دخوشی لیتے تھے عمل کرتے تھے۔ جیسے امام بخاری و اسحق ابن راہویہ جو بہت بڑے مجتہد اور فقیہ مانے گئے ہیں کے پاس تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک شخص نے اسحق ابن راہویہ سے پوچھا کہ اگر کوئی بھولے سے طلاق دے تو کیا حکم ہے۔ اسحق ساکت ہو گئے۔ بخاری رحمۃ اللہ نے جواب دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ میری امت کو معاف کر دیگا۔ جو وہ اپنے دل میں خیال کرے جب تک عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔ تو ہر بات میں تین چیزیں ضرور ہیں۔ عمل۔ کلام۔ قلب۔ پھر جس شخص نے بھولے سے طلاق دیا۔ دل نہیں لگایا۔ اسحق نے ساتھ ہی کہا تو نے میری مدد کی اللہ تیری مدد کرے اور اسی پر فتویٰ دیا۔ اسحق جیسے مجتہد نے امام بخاری کا فتویٰ بلا اکراہ مان لیا۔ اس قسم کی سینکڑوں مثالیں ہیں مگر بطور نظیر ایک مثال پیش ہے اب جو ایک مذہب والا دوسرے مذہب کے ایسے مسئلہ کو جو بالکل موافق کتاب وسنت کے ہے نہیں لیتا فقیہ نہیں۔ بلکہ یہ ایسے لوگ اہل الرائے ہیں۔ فقیہ وہی ہے جو حدیث پڑھ کر تمیز ضعف وثقہ روایت کی پیدا کرے۔ اہلحدیث ہی فقیہ ہیں۔

اب رہا حضرت امام ابی حنیفہ رح کا اجتہاد۔ امام بخاری سے بہت کم ہے۔ ہم آپ کے لئے چند اجتہادی مسائل کو لکھتے ہیں۔ (۱) امام صاحب کے پاس وضو کا مستعمل پانی نجاست غلیظہ ہے۔ صاحبین اس سے اختلاف کرتے ہیں (۲) حسن ابن زیاد نے امام ابی حنیفہ سے روایت کیا ہے کہ مدت مفقود الخبر کی ۱۲۰ برس ہے تاریخ ولادت سے خیال کرو۔ اتنی مدت تاریخ ولادت سے بھی رکھی جائے اس کی بیوی تو کجا اس کے بیٹے اور پوتے بھی مر جائیں گے۔ محمد رحمہ اللہ کے پاس تاریخ ولادت سے ۱۱۰ برس اور ابو یوسف کے پاس ۱۰۵ برس۔ اور بعض احناف نے ۹۰ برس مدت رکھی ہے مگر جب خود احناف نے دیکھا کہ مفقود الخبر کی بہت بڑی مدت ہے۔ شافعی مذہب پر ہی فتوے دینا شروع کر دیئے [illegible] اجتہاد ہے۔ واللہ ہمیں کسی کو نام رکھنا نہیں ہے بلکہ [illegible] ظاہر ہوتی ہے۔ جب [illegible] اس مفقود الخبر کے مسئلہ میں [illegible] کو اکثر احناف نے [illegible] پر فتویٰ دیا اور اکثروں نے شافعی مذہب پر۔ بطور نمونہ دو اجتہاد پیش ہیں اگر ہم اور لکھیں تو ممکن ہے مگر خوف طوالت کی وجہ دو ہی پر اکتفا کیجاتی ہے۔ اب ہمارا مطلب نکل آیا۔ کہ امام بخاری پر آج تک کسی نے جرح نہ کیا اور آپ بڑے مجتہد ہیں۔ مگر امام صاحب پر خود شاگردوں نے سینکڑوں جگہ خلاف کیا ہے گو کہ عوام کا خیال ہے کہ مسلم نے بخاری پر جرح کیا ہے غلط ہے۔ اس وجہ سے کہ امام مسلم نے کسی کا نام نہ لیا ہے بلکہ اپنی ناخوشی ظاہر کی۔ معلوم نہیں کس پر ناخوشی ظاہر کی گئی۔ دوسری بات جو ایک آدھ جگہ اگر جرح کسی نے کیا تو کیا قباحت ہوئی۔ دوسرے مجتہدوں پر تو سینکڑوں

[illegible] قیمت ۲ مر

حبوب
یہ گولیاں نہایت [illegible]
درجہ کو اجزا مثل عنبر [illegible]
مشک وغیرہ سے تیا[illegible]
گولیاں اعضا [illegible]
ہیں۔ درد کمر۔ [illegible]
زکام کھانسی [illegible]
کھو دیتی ہیں۔ [illegible]
بھوک لگانا [illegible]
جریان۔ سرعت [illegible]
فائدہ پہنچاتی ہیں
سیفنہ کا حفظ [illegible]
قیمت فی شیشی
محصول وغیرہ [illegible]
[illegible] ۲ مر
حکیم محمد الدین
چوک لونگمنڈہ

جمع ہوئی ہیں۔ اور یہ خیال کرنا کہ بخاری شافعی مذہب رکھتے تھے۔ محض غلط اور بیہودہ فہمی ہے اسوجہ سے کہ جس کسی کو ۶ لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ اس کو تقلید کی کیا ضرورت اور ضروری نکتہ ہے۔ جسوقت امام بخاری کا شاگرد ہوا۔ اسوقت نوے ہزار آدمی شاگرد ہو چکے تھے۔ خیال کیجئے جس کے اتنے شاگرد ہوں۔ اس کو تقلید سے کیا سروکار۔ جس نے لکھا ہے غلط لکھا ہے۔ سینکڑوں ہزاروں اقوال علما بھی ہیں کہ امام بخاری مجتہد مستقل تھے۔ جیسے آپ علامہ سبکی کا قول آگے دیکھ آئے ہیں۔ اب ہم اپنی تقریر ختم کرتے ہیں اور جمیع ناظرین سے التماس کرتے ہیں۔ کہ انصاف سے ہمارے مضمون کی صداقت کریں اگر مخالفین معترض ہوں کیا پرواہ ہے ہم انشاء اللہ ان کے اعتراضات کا بھی جواب دیدینگے۔ فقط

(راقم ابو انیس محمد عبد العظیم سلمہ الرحیم محمدی الشتی عفی عنہ)

(باقی باقی)

علمائے اہلحدیث اور اہل انصاف سے استفسار

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارہ میں کہ عرصہ دراز سے جماعت اہلحدیث مقام محلہ [illegible] میں نماز جمعہ ہوا ہوا کرتی ہے اور بوجود مسجد مذکورہ بالا میں لوگ نماز جمعہ ادا کرتے چلے آتے ہیں۔ فرقہ اہلحدیث کے چند اشخاص مجبوری کسی امر لاحق کے یا [illegible] کی وجہ سے درگاہ حضرت شاہ ارزانی صاحب (قدس سرہ) کے علاقہ کی مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کیلئے سابق سے چلے آتے تھے مگر پہلے نماز جمعہ میں آمین و رفع الیدین نہیں کرتے تھے [illegible] نے حسب عادت سنت سمجھکر اگر اس فعل کے مرتکب بھی ہوتے تو سجادہ نشین صاحب کی طرف سے آمین و رفع الیدین کے ارتکاب پر کسی قسم کی مخالفت نہ ہوتی تھی بعد ازاں چند مرتبہ ایسا واقع ہوا کہ کسی فرد اہلحدیث نے آمین و رفع الیدین کو اپنے عادت کے موافق ادا کیا تو سجادہ نشین کی طرف سے سخت مزاحمت کی گئی۔ اور یہ کہدیا گیا کہ اگر ہماری مسجد میں کوئی شخص آمین و رفع الیدین کریگا یا اسکا مرتکب ہوگا تو مسجد سے باہر کر دیا جائیگا اب انکو اولی اور انسب یہی ہے کہ اپنے مذہب کی مسجدوں میں نماز ادا کیا کریں۔ اور یہاں آکر فتنہ فساد برپا نہ کریں ورنہ آئندہ ہمیشہ کے لئے احاطہ مسجد درگاہ سے باہر کر دیئے جائینگے جب [illegible] نے یہ باتیں سنیں تو وہ لوگ اپنے مقتدا حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب [illegible] عظیم آبادی کے پاس اس امر کی شکایت کی اور کل گزشتہ سانحہ کو بیان کیا تو انکے جواب میں مولانا ممدوح نے یہ ارشاد فرمایا کہ تم لوگ درگاہ کی مسجد میں آمین و رفع الیدین کیوجہ سے روکے جاتے ہو تو تم لوگ اپنے ہی محلہ کی مسجد یعنی پنچیت کی مسجد میں نماز جمعہ قائم کرلو جب مولانا ممدوح سے لوگوں کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اپنے محلہ کی مسجد میں نماز جمعہ قائم کر لینا درست ہے تو محلہ کے اکثر لوگوں نے اتفاق کر کے نماز جمعہ قائم کرلیا اور عرصہ پانچ یا چھ سال سے نماز جمعہ قائم ہے۔ اور عرصہ قریب میں چند عالموں نے امامت اور پیشوائی [illegible] کی بالفعل جناب حکیم مولوی محمد شریف صاحب پیشوائی کرتے ہیں اس طرح عرصہ چند ماہ سے حکیم صاحب موصوف کیطرف سے نہایت زور و شور کیساتھ تحریک ہورہی ہے کہ یہ مسجد نہایت تنگ ہے اور نمازیاں اپنی نماز جمعہ بجمعیت ادا نہیں کر سکتے اسلئے محلہ کے لوگوں پر لازم بلکہ فرض ہے کہ حتی الوسع دامے درمے کوشش بلیغ کرکے مسجد کو وسیع کریں تاکہ یہ مسجد کشادہ اور وسیع ہوجائے نمازیاں اپنی نماز جمعہ بآرام و بلا تکلیف ادا کر سکیں چنانچہ حکیم صاحب ممدوح کی تحریک پر اکثر لوگ مسجد کو وسیع کرنے پر چست اور آمادہ ہوگئے اور کچھ چندہ بھی جمع ہوگیا لیکن چند اشخاص روشن خیالوں کو یہ خیال گذرا کہ اس مسجد یعنی پنچیت کی مسجد کے وسیع کرنے سے [illegible] پرانی اہلحدیث کی جامع مسجد کی جماعت میں خلل واقع ہوگا ظن غالب بلکہ یقین کامل ہے اب ایسی صورت میں کہ ایک مسجد کے وسیع کرنے سے دوسری مسجد کی جماعت میں رخنہ پڑنے والا ہے تو ضرور ہے کہ ان دونوں پنچیت کی مسجد اور [illegible] کی جامع مسجد قدیم کے متعلق نہایت غور و تامل سے قرآن و حدیث کے مطابق جو علماء دین اہلحدیث اپنی [illegible] فرمائیں اسکی تفصیل کیجائے۔ یہ بھی واضح ہو کہ پنچیت کی مسجد جس کا ذکر [illegible] جامع مسجد [illegible] طرف کو جامع مسجد قدیم [illegible] اور [illegible] طرف کو جامع مسجد درگاہ شاہ ارزانی [illegible] واقع ہے [illegible] اول امر یہ کلام ہے کہ اس انقسال کیسا ہے [illegible] شہر میں [illegible] جامع مسجد کا ثبوت سنت نبویہ اور طریقہ محمدیہ سے کہاں ثابت ہے [illegible] اہلحدیث درگاہ کی جامع مسجد [illegible] تو تعمیل سنن آمین و رفع الیدین وغیرہ وغیرہ [illegible] کیجاتی ہے [illegible] عمل قرآن و حدیث [illegible] جامع مسجد قدیم [illegible] اہلحدیث کی پرانی جامع مسجد [illegible] جامع مسجد قدیم [illegible] جامع مسجد [illegible] مسجد جدید [illegible] جامع مسجد جدید [illegible] جامع مسجد [illegible] مسجد جدید [illegible] جامع مسجد [illegible]

(عبد اللہ [illegible] شاہ ارزانی عظیم آبادی)

جواب بحکم حدیث شریف انما الاعمال بالنیات ہر ایک کام کی بنا نیت پر ہے [illegible] قدیم مسجد میں کمی ہوگی کوئی بری بات نہیں [illegible]

ندوۃ العلماء کا دار العلوم

ندوہ کی آواز سنکر جیسی جماعت اہل حدیث کو خوشی ہوئی تھی شاید ہی کسی کو ہوئی ہو۔ کیونکہ ندوہ کی اغراض قریب قریب وہی تھیں جو اہلحدیث کی تھیں کہ مسلمان جنگ و جدل نہ کریں۔ اور باہمی مباحثت سے جیسی مناظرہ اور مباحثہ تک نوبت آتی تو برادرانہ سلوک سے ہو۔ مگر افسوس کہ جماعت اہلحدیث کو خوشی تھی اور جسقدر اہلحدیث نے ندوہ کا ساتھ دیا تھا اتنی قدر ندوہ کی طرف سے سرد مہری کا برتاؤ رہا۔ جسکی انتہا بنارس کے جلسہ پر ہوئی تاہم جماعت اہلحدیث کو عموماً اور خاکسار راقم کو خصوصاً ندوہ سے اتنی کشیدگی نہ ہوئی جتنی کہ چاہئے تھی۔ یہی سبب تھا کہ جس طالب علم کو میں سمجھتا کہ ندوہ کے دار العلوم میں پڑھنے کے قابل ہے اسکو وہیں کی راہ بتلاتا۔ چنانچہ ایک طالب علم نے (جس نے انگریزی میں الیف اے کا امتحان بھی دیا تھا) مجھسے پوچھا تو میں نے دار العلوم ندوہ ہی میں اسکو جانے کی صلاح دی۔ چونکہ میرے ہی کہنے پر وہ ندوہ کے مدرسہ میں گیا تھا اسلئے اُسنے مجھ ہی ایک خط لکھا جو پہلے تو درج کرنے کا خیال نہ تھا۔ لیکن آخر خیال آیا کہ دنیا کی ترقی یافتہ قوموں نے اسی طریق کی ہے کہ وہ اپنے عیوب پر ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے عادی ہیں اگر دفعتہً نکالا کر انکو کوئی بات سمجھاتے ہیں تو وہ اُسپر غور کرکے نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ شاید ندوہ کے دن بھلے ہوں تو وہ بھی کسی کی سُنے ورنہ انا للہ۔ بہرحال وہ خط یہ ہے:۔

"جناب مولانا صاحب دام لطفہ۔ السلام علیکم۔ میں اسوقت برائے نام ندوہ میں مقیم رہا ہوں۔ چونکہ اب مجھکو رہتے ہوئے اچھا عرصہ گذر چکا ہے۔ لہذا اب کچھ ندوہ کے متعلق لکھنے کے قابل ہوں۔ پہلا خط آمد ہی پر لکھا گیا تھا۔ جو صرف مطلوں کی ظاہری حالت اور ندوہ کی بیرونی صورت کے دیکھنے پر تھا۔ ندوہ میں ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ مولوی حفیظ اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب دار العلوم کو اعتقاد میں عمدہ ہیں۔ مگر نظام کے بارہ میں ایک سو کبھی نکرنی سے کچھ زیادہ نہیں ہیں۔ طلباء کے اخلاق بھی ردی ہیں۔ چوری وغیرہ معمولی بات ہے۔ پچھلے دنوں چند ہی دنوں میں کسقدر ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ طریقہ تعلیم وہی دقیانوسی ہے۔ زیادہ تر وہی شرحیں پڑھائی جاتی ہیں جو بجائے اسکو کہ اصل فن کے مضمون پر توجہ کھینچیں ایک مناظرہ کا طرز ہیں اور تشتت توجہ کا بڑا سبب ہیں۔ میں یہاں خصوصاً ادب پڑھنا چاہتا تھا۔ سو میری جماعت میں اسوقت صرف حماسہ پڑھایا جاتا ہے۔ متنبی میں ایک طالب علم سے پڑھا کرتا ہوں۔ دروس بلاغہ بھی پرائیویٹ طور پر پڑھ لی ہے نہ کہ ندوہ میں اب عروض میں محیط الدائرہ پڑھ رہا ہوں۔ یہاں میرا ارادہ حماسہ متنبی و حریری پڑھنے کا تھا۔ مگر حریری ندوہ کے اندر ہوا ہی نہیں۔ قریباً نصف حماسہ۔ نصف متنبی میں پڑھ چکا ہوں۔ بورڈنگ کو کھانے کی شکایت کچھ تفصیل سے سابقاً گذارش کر چکا ہوں چونکہ اُس سے میں سخت مریض ہو گیا تھا۔ لہذا اور بورڈنگ میں سخت بدنظمی رہنے کیوجہ سے بورڈنگ سے چلا جانا پڑا اور ایک کوٹھی کرایہ پر لینگئی۔ ایک آدمی سے روٹی کا ٹھیکہ ساڑھے تین آنہ روزانہ پر کیا گیا۔ مگر رمضان کے آجانے سے آج اُس کا حساب بھی نہ چل سکنے کیوجہ سے بند کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ سحری کیوقت روٹی نہیں دے سکتا تھا۔ اب گویا میرا ندوہ میں رہنا صرف حماسہ کے ایک گھنٹہ کے لئے ہے۔ اسقدر میں برداشت نہ کرکے غالباً چند دنوں تک لاہور کو واپس چلا جاؤنگا۔ ندوہ کی اندرونی حالت خراب ہے۔ مولوی شبلی میرے خیال میں ایک قائب القلب آدمی ہیں انتظامی مادہ اُنمیں ہے نہیں۔ انتظاماً مولوی شبلی کی حالت اس قدر بایوسانہ معلوم ہوتی ہے کہ کسی قسم کا ذکر تک ان سے کرنا فضول گوئی نظر آتی ہے"

عبد اللہ بلوچ سرحدی طالب علم ندوہ برائے نام

اہلحدیث کارڈ

کی بابت پہلے بھی کسی نمبر میں لکھا گیا تھا کہ نئے قاعدہ کی رو سے جہاں جگہ ہوگی۔ چنانچہ اب اُس قاعدہ پر عمل شروع ہو گیا ہے اُس نئے قاعدہ کا مضمون یہ ہے کہ کارڈ کی پیشانی کی جانب نصف حصہ خالی رہے جسپر پتہ اور ڈاکخانہ کی مہر لگسکیں اہلحدیث کارڈ نصف سے زیادہ گھرے ہوئے ہیں اہلحدیث کارڈ کی خصوصیت نہیں بلکہ وہ کارڈ بھی جسپر جگہ چھوڑی ہی ہے کبھی ایک آدھ سطر انگریزی یا کسی دوسری زبان میں چھپی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ نصف سے متجاوز ہے۔ پس جن صاحبوں کے پاس اہلحدیث کارڈ موجود ہوں وہ ایسا کیا کریں کہ مضمون والی جانب کو لمبائی میں اسطرح

مضمون	پتہ

نصف کریں۔ بائیں طرف مضمون لکھنا شروع کریں پھر نہو تو دوسری جانب پر جسطرف کہ نشان ہو پیدا کر لیا کریں۔ اسطرح کارڈ بیرنگ بھی نہوگا

ahmadimuslim.de

فتاویٰ

س نمبر ۲۲ - حدیث پر عمل کرنا کیسا ہے - اور فقہ پر عمل کرنا کیسا ہے - سنت - واجب - فرض - مستحب؟

س نمبر ۲۳ - وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ سے کیا مراد ہے - اسکا ترجمہ کیا ہے اور کس بارے میں اُتری ہے؟

س نمبر ۲۴ - اور یہ جو مردار کی ہڈی جمع کرکے خرید و فروخت کرتے ہیں یہ کرنا کیسا ہے؟

س نمبر ۲۵ - ایک قوم بہتر ہے - روزہ نماز با جماعت ادا کرتا ہے اسکے ساتھ برتاؤ کیسا ہے یا دوسرا شخص اُس کا ٹھیکہ لیا ہے اور روزہ نماز پڑھتا ہے اُس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے؟

س نمبر ۲۶ - عورت کو وقت جننے کے درد ہوتا ہے اُس وقت لوگ تعویذ لکھکر عورت کے ران پر باندھتی ہیں یہ کیسا ہے؟ اور بہت لوگ تعویذ لکھوا کر کمر میں ہمیشہ باندھتے ہیں - یہ کیسا ہے؟

س نمبر ۲۷ - کعبہ شریف میں حنفی شافعی مالکی حنبلی چار مصلے ہیں - یہ چار مصلے کیونکر ہوئے - پیغمبر صاحب کے وقت میں چار مصلے تھے یا کہ درمیان قائم ہوئے ہیں - اب ہم کس مصلے کی پیروی کریں؟

س نمبر ۲۸ - اور سینہ پر ہاتھ باندھنا کیسا ہے کس حدیث سے ثابت ہے اور زیر ناف ہاتھ باندھنا کیسا ہے اور کس حدیث سے ثابت ہے؟

المستفسر محمد عبدالرزاق اہلحدیث از مقام کنو خواجہ شو بیہ

ج نمبر ۲۲ - قرآن حدیث اور فقہ سب پر عمل کرنا ضروری ہے لیکن فقہ وہ ہے جو قرآن و حدیث سے سمجھی جائے نہ کہ محض علماء کے بے دلیل اقوال اس کا مفصل ذکر اسی اخبار میں ضمن مضمون "اجتہاد اور تقلید" ملیگا اُسکو غور سے پڑھئے گا -

ج نمبر ۲۳ - قرآن شریف میں ہے لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ یعنی کافر اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں کہ قرآن مت سنا کرو بلکہ شور و شغب کیا کرو تاکہ تم غالب آؤ - ایسے لوگوں کے جواب میں اُترا کہ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ یعنی جب قرآن پڑھا جاوے - تو تم چپکے سنو! اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جاوے اس سے ثابت ہوا کہ قرآن جب وعظ و نصیحت کے طور پر پڑھا جاوے تو چپ ہو سننا چاہئے - مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ امام کے پیچھے الحمد بھی نہ پڑھی جائے کیونکہ نماز میں تلاوت قرآن بغرض وعظ و تذکیر کے نہیں ہوتی - یہی وجہ ہے کہ جو لوگ قرآن کے معنے نہیں سمجھتے یا امام سے اتنے فاصلے پر ہوتے ہیں کہ انکے کانوں تک آواز بھی نہیں جاتی - انکی نماز بھی صحیح ہوتی ہے - اور حدیث شریف میں ہے لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ یعنی کوئی نماز بغیر فاتحہ پڑھنے کے نہیں ہوتی -

ج نمبر ۲۴ - مردار کا چمڑا بیچنا تو حدیث شریف میں آیا ہے - ہڈیوں کو بھی ایسا ہی سمجھیں تو جائز ہے - کیونکہ ممانعت کی کوئی دلیل بھی نہیں آئی -

ج نمبر ۲۵ - انکو ساتھ مسلمانوں کا سا برتاؤ کرنا چاہئے - شریعت میں ... کا اعتبار نہیں نیک اعمال کا اعتبار ہے -

ج نمبر ۲۶ - جیسا تعویذ ویسا حکم - اگر تعویذ کے کلمات اچھے ہیں تو خیر اور اگر شرکیہ ہیں تو منع ہے -

ج نمبر ۲۷ - پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں صرف ایک ہی مصلے تھا جسکا ذکر قرآن شریف میں ہے - وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى یعنی ابراہیم علیہ السلام کے مقام کو مصلے بناؤ - بعد میں جو تھی پانچویں صدی میں جب مذہبوں کی لڑائی سے تفرقہ بڑھتا گیا - تو حاکموں نے یہ انتظام کر دیا - کہ یہاں تم پڑھو وہاں وہ پڑھیں - یہ چار مصلے کوئی شرعی حکم نہیں ہیں بلکہ شریعت کے خلاف ہیں - خدا فرماتا ہے - اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ یعنی دین کو سب ملکر قائم کرو اور تفرقہ نہ کرو -

ج نمبر ۲۸ - سینہ پر ہاتھ باندھنا سنت ہے - صحیح ابن حبان میں حدیث صحیح ہے زیر ناف ہاتھ باندھنے والی حدیث صحابی کا قول ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں - (دیکھو تخریج زیلعی)

س نمبر ۲۹ - بخدمت جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چند روز ہوئے ... آنجناب ... صاحب پٹیالہ سے تشریف لائے چار روز قیام فرما کر واپس تشریف لے گئے ہماری مسجد میں وعظ بھی ہوا ایک صاحب نے فرمایا کہ جو لوگ اخبار منگواتے ہیں ان کا اپنے سے شرعاً حرام ہے - اخبار کا منگوانا چھوڑ دو مطلق حرام ہے اسکا ثبوت یہ دیا کہ ... صاحب نے اخبارات منگوانا حرام لکھا ہے اسکا خلاف کرنا بہت برا ہے -

س نمبر ۳۰ - دوسرا یہ مسئلہ بیان فرمایا - مگر یہ وعظ علیحدہ ...

ahmadimuslim.de

میں صبح کی نماز کے بعد بیان کیا کہ جب امام جماعت کو سلام پھیر کر فارغ ہو۔ تو ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ اور مقتدین دعا نہ مانگیں مگر ہاتھ اٹھا کر آمین آمین کہتے جاویں۔ ایک شخص نے انکار کیا کہا کہ یہ فعل سنت سے ثابت نہیں بلکہ بدعت ہے اور حافظ امام مسجد نے کہا کہ یہ امر سنت سے ثابت ہے اور بعد نماز فرض کے ایسے جمع ہو کر دعا مانگنا جائز ہے اسلئے آپ سے فتویٰ طلب کیا گیا کہ اس کا ثبوت کہ بعد نماز فرض کے آنحضرت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم اور اصحاب رسول اسطرح جمع ہو کر دعا مانگی ہے۔ اگر سنت سے ثابت نہیں تو کیا یہ امر بدعت ہے اسکا جلدی جواب عنایت فرما دیں۔ اور اخبارات کے منگوانے کی حرمت کی کیا دلیل ہے۔ اگر قرآن شریف و حدیث شریف سے یا شرعاً حرمت نہیں۔ تو ایک جائز امر کو بلا دلیل حرام کرنے والا کس گناہ کا مرتکب ہے۔ مفصل عنایت فرماویں۔

ج نمبر ۲۹۔ اخبارات دو قسم کے ہیں ایک مذہبی دوسرے ملکی۔ مذہبی اخبار جن میں مذہبی مضامین ہوتے ہیں جیسے اہلحدیث۔ شحنہ ہند۔ اشاعۃ السنہ۔ اہل اسلام وغیرہ انکا خریدنا تو ایسا ہی جائز ہے جیسے مذہبی کتابوں کا۔ کیونکہ ان میں مذہبی مضامین۔ مذہبی مسائل۔ مذہبی مباحثات ہوتے ہیں۔ پس اگر انکا خریدنا اور دیکھنا حرام ہے تو کسی کتاب کا دیکھنا کہاں جائز ہوگا۔ دوسری قسم کے اخبار جو ملکی ہیں انہیں ملک کے حالات معلوم ہوتے ہیں۔ کم از کم ایک ملک کے مسلمانوں کے حالات دوسرے ملک کے مسلمانوں کو معلوم ہوتے ہیں خوشخبری پر جی خوش ہوتا ہے۔ بد خبر پر دعا خیر نکلتی ہے۔ آج جو مسلمان مکہ مدینہ میں ریل جاری ہونے پر خوش ہیں کس ذریعہ سے انکو معلوم ہوا کہ مکہ مدینہ میں ریل پہنچی۔ انہی اخباروں ہی کے ذریعہ سے معلوم ہوا۔ پس اس نیت سے ملکی اخباروں کا خریدنا بھی جائز بلکہ ضروری ہے۔ ایسے امور کی بابت حدیث شریف میں ایک عام اصل آیا ہے انما الاعمال بالنیات یعنے اعمال کا مدار نیت پر ہے۔ پس لہو و لعب کی نیت سے خریدنا منع ہے اور واقعی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے۔ نواب صاحب مرحوم نے جو منع لکھا ہے۔ ہم نے تو دیکھا نہیں کس بنا پر لکھا ہے۔ اگر لہو و لعب کی نیت سے منع کیا ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر ملکی واقعات حاصل کرنے کی نیت سے بھی منع کیا ہے اور کوئی دلیل نہیں دی تو یہ انکا ذاتی خیال ہے۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب مذکور تقلید سے تو منکر ہیں مگر اخبار اہلحدیث سے جو انکو کچھ رنج ہے اسلئے اور کوئی وجہ نہیں پاتے تو نواب صاحب کے مقلد بنکر لوگوں کو بہکاتے پھرتے ہیں۔ اور یہ نہیں بتاتے کہ

سے
چراغے را کہ ایزد برفروزد ٭ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

طرفہ تر یہ کہ چند ہی روز کا عرصہ ہوا ہے کہ انہی حضرت نے مع اپنے پیر و مرشد کے لوہاران مالیر کوٹلہ کو اخبار اہلحدیث سے ہٹانے کیلئے یہ لکھا تھا کہ اہلحدیث مت خریدا کرو۔ بلکہ احیاء السنہ جو لاہور سے نکلتا ہے (ان دنوں نکلتا تھا۔ اب بند ہے) اُسے خریدو۔ اُس میں ملکی خبریں بھی ہیں۔ یہ خط ان دونوں حضرات کا کسی ذریعہ سے ہم نے خود دیکھا ہے بلکہ ہمارے پاس آجتک موجود ہے کیا اُن دنوں نواب صاحب کا فتویٰ منسوخ تھا؟ کیا اس سے یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا کہ ہمارے علماء کی کیسی نازک حالت ہے کہ ذاتی رنج سے شریعت طرازی کیسی کیسی اختراعیں کر لیتے ہیں۔ بحمد اللہ اخبار اہلحدیث اسوقت اکثر اکابر علماء اہلحدیث کی خدمت میں تحفتاً جاتا ہے۔ تو کیا اُن علماء کا فعل ان حضرت کے قول سے کچھ کم وقعت رکھتا ہے؟ اصل یہ ہے کہ ایسے ذات شریف کے حق میں یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ سے

آپ کا ہونا بھی اپنی شامتِ اعمال ہے

ج نمبر ۳۰۔ بعد نماز فرض ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز بلکہ مستحب ہے اس مضمون کا فتویٰ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے صاحبزادہ مولوی شریف حسین صاحب مرحوم کے دستخطی معیار الاعتدال کے اخیر پر لگا ہوا ہے۔ دو حدیثیں بھی اس فتویٰ میں درج ہیں۔

س نمبر ۳۱۔ اسجگہ ایک شخص سوداگر ہے اور وہ سب چیز انگریزی فروخت کرتا ہے اور انگریزوں کا خوراکی اسباب بھی فروخت کرتا ہے اور ساتھ ہی خنزیر کا گوشت بھی فروخت کرتا ہے۔ بلکہ ظاہر یعنی سب لوگوں کے سامنے وہ خنزیر کا گوشت فروخت کرتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسا شخص مسلمان ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس درجہ کا اور اسکا مال حلال ہے یا حرام؟

س نمبر ۳۲۔ اسجگہ آجکل ایک ہندو لوگوں کا دن ہے انکو رکھڑی کہتے ہیں اور یہ رکھڑی مسلمان ہی بنا کر فروخت کرتے ہیں کیا یہ جائز ہے یا نہیں یا بازار سے رکھڑی خرید کر فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد دین سوداگر از [illegible])

ج نمبر ۳۱۔ خنزیر اور شراب کا بیچنا مسلمان پر حرام ہے۔ پس جو شخص خنزیر بیچتا ہے اسکی آمدنی جتنی کہ خنزیر کے نفع سے حاصل ہو حرام ہے۔

ج نمبر ۳۲۔ رکھڑی باندھنا ہندوؤں میں ایک قومی دستور ہے اگر وہ کسی ستا[illegible] فروخت کرنا حرام نہیں۔

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

اس ہفتہ امرتسر میں تین روز تک آریوں سے مباحثہ رہا۔ مضمون بہشت و دوزخ اور دنیا دار الجزا کا تھا۔ آخر وقت ماسٹر آتما رام کے بیچ اٹھنے سے مباحثہ بند ہوگیا (مفصل آئندہ)

شکر ہے اہلحدیث کی دعا قبول ہوئی کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا صاحبزادہ الزام اقدام خودکشی سے بری ہوگیا۔ بقول مولوی صاحب موصوف اس الزام سے یہ فائدہ ہوا کہ برخوردار کی آوارگی بھی جاتی رہی۔ رمضان میں قرآن بھی اس نے سنایا۔ (خدا کرے یہ صلاحیت کی صورت دیرپا ہو)

ترمیم شدہ پروگرام دورۂ امیر صاحب ہز ہائینس امیر صاحب فرمانروائے افغانستان کے سیر و سیاحت ہندوستان کا پروگرام حسب ذیل از سر نو مرتب کیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے موافق امیر صاحب ہندوستان کے مفصلہ ذیل مقامات میں قیام پذیر ہونگے۔

لنڈی کوتل میں ۲ جنوری کو رونق افروزی۔ ۳ کو وہاں سے روانگی۔ پشاور میں ۳ کو پہنچکر وہاں سے ۷ کو روانگی۔ ۹ کو سرہند۔ آگرہ میں ۹ کو پہنچکر ۱۶ تک قیام علیگڈھ ۱۶ سے ۱۷ تک۔ گوالیار میں ۱۸ کو ورود۔ ۲۰ کو روانگی۔ دہلی میں ۲۱ کو ورود ۲۲ کو روانگی۔ ۲۳ کو اجمیر۔ کلکتہ ۳۰ کو آمد۔ ۳ فروری کو روانگی۔ سہارنپور میں ۵ کو ورود۔ ۱۰ کو روانگی۔ بمبئی میں ۱۱ کو خاطری اور ۱۴ کو جہاز میں روانگی۔ ۱۶ کو کراچی میں ورود۔ ۱۷ کو روانگی۔ ۱۸ کو سکھر۔ ۱۹ کو بہاولپور میں شب باش آوری۔ ۲۱ کو تشریف بری۔ ۲۲ کو ورود لاہور۔ ۲۵ کو روانگی۔ ۲۶ کو ورود پشاور۔ ۲۸ کو روانگی۔
لنڈی کوتل میں ۲۸ فروری کو ورود۔ یکم مارچ کو روانگی جانب کابل۔

کلکتہ میں امیر صاحب ۳۰ جنوری سے ۳ فروری تک رہینگے۔ کلکتہ میں امیر صاحب کے قیام کا بندوبست مل ہیسٹنگز ہاؤس میں کیا گیا ہے امیر صاحب کے علاوہ کے آدمیوں کے قیام کے لئے [illegible] کے قریب خیمے نصب کئے جائیں گے۔

افیون کی فروخت سے گورنمنٹ کو ۷ کروڑ ۳۰ لاکھ ۵۹ ہزار کی آمدنی ہوچکی ہے۔ اب تک یہ آمدنی اندازہ سے ۷۶ لاکھ روپے زیادہ ہے (اس آمدنی کے مقابلہ میں آدمی کتنے ضائع ہوئے ہیں؟)

گورنمنٹ بنگال نے حضور وائسرائے سے درخواست کی ہے کہ کلکتہ میں صنعتی اور حرفتی نمائشگاہ کی رسم افتتاح اپنے دست مبارک سے ادا کریں

ہندوستان کی کل ریلوے لائنوں کی آمدنی گذشتہ سات مہینوں میں بمقابلہ سال گذشتہ کے اسی عرصہ کے ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ کی ہوچکی ہے

طاعون سے کل ہندوستان میں ہفتہ مختتمہ ۱۰ نومبر گذشتہ میں ۴۹۱۲ موتیں ہوئیں۔ (کرشن قادیانی ترقی کی دعا کریں)

ریاست جام کھنڈی کے رئیس نے فرزند ارجمند پیدا ہونے کی خوشی میں ۳½ لاکھ روپیہ زر مالگذاری اپنی رعایا کو معاف کر دیا (کام کی بات کی)

آگرہ میں امیر صاحب کے کیمپ میں برقی روشنی وغیرہ کا انتظام بڑے وسیع پیمانہ پر کیا جائیگا۔ میرٹھ۔ رڑکی۔ انبالہ۔ بمبئی۔ کلکتہ اور جھانسی سے برقی آلات امیر صاحب کے کیمپ کے لئے آگرہ روانہ کئے جا رہے ہیں۔

میسور میں ایک نیشنل فنڈ قائم کیا گیا۔ اس فنڈ سے طلباء کو وظائف دیکر ریاست میسور میں صنعتی اور اخلاقی تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دی جائیگی (زندگی کے نشان ہیں)

بمبئی کی ٹکسال میں شہنشاہ اورنگ زیب اور شہنشاہ فرخ سیر کے عہد سلطنت کے بہت سے روپے فروخت کے لئے موجود ہیں۔
(ابھی اس راہ سے گزرا ہے کوئی۔۔ کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی)۔

کانگریس کے موقعہ پر کلکتہ میں ہندوستانی لیڈیوں کا ایک زنانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ اس جلسہ کی صدر نشین مہارانی کوچ بہار اور استقبالی کمیٹی کی سکرٹری مہارانی میوربھنج ہونگی۔

پنجاب کے جن شہروں میں امیر صاحب کابل کا قیام ہوگا۔ وہاں آرائش روشنی چراغاں اور دیگر اغراض کے لئے پنجاب گورنمنٹ نے ۱۰ لاکھ روپے کا خرچ منظور کیا ہے۔

سلطان ترکی کی طبیعت پھر ناساز ہوگئی ہے (طبیب اعداء)

لندن کے اخبار ڈیلی میل نے [illegible] حال میں نابیناؤں کے پڑھنے کے لئے ایک ہفتہ وار اخبار نکالا۔ یہ اخبار اپنی وضع کا پہلا اور عجوبہ ہوگا۔ یہ اخبار بریل وضع کے ابھرے ہوئے حروف میں چھپیگا۔

کیوبا میں اب بالکل امن ہے۔ آئندہ سال ملکی گورنمنٹ کیوبا میں قائم ہو جائیگی۔

ahmadimuslim.de

بیرهبدوائیں

برقی ست

اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے۔ جس کے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی ست رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جس کی مالش سے عضو تناسل میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کیلئے قلع قمع ہو جاتا ہے اور ایک شیشی گولڈن پلز کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ غرضکہ سٹ ہذا نامردی کا مکمل علاج ہے قیمت معہ محصول ۳ روپیہ

گولڈن پلز

یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی دیسی ہیں جو فولاد۔ چاندی اور سونا وغیرہ جیسے مقوی و خون افزا اجزا سے بنی ہیں [illegible] صاحب [illegible] ہو کر [illegible] کمزور ہو گئے ہوں [illegible] کو ضرور استعمال کریں۔ قیمت [illegible]

مومیائی

ابتدائی سل و دق۔ دمہ ہر قسم کی کھانسی و جسمانی کمزوری کے دفعیہ کے واسطے اکسیر اعظم ہے۔ چوٹ لگی ہو یا دو چار رتی کھا لینے سے درد کافور ہو جاتا ہے [illegible] کے بعد دو رتی کھا لینے سے پہلی سی طاقت بحال ہو جاتی ہے۔ اعلیٰ درجہ کی بھی دستیاب ہے [illegible] قیمت [illegible] ایک چھٹانک [illegible]

مسہل مقوی دماغ

جن لوگوں کو ہر وقت دماغی کام کرنا پڑتا ہے اور دماغ کمزور ہو۔ نزلہ درد سر [illegible] ضعف [illegible] کی شکایت ہو۔ اس معجون کو استعمال کریں۔ [illegible] قیمت فی ڈبیہ [illegible]

[illegible] مہربان

اسکو استعمال سے [illegible] قیمت فی شیشی [illegible] معہ محصول

[illegible] عورتوں اور بچوں کی دوائیں بھی ہم سے مل سکتی ہیں۔

المشتہر

حکیم محمد [illegible] سٹوڈی [illegible] کٹرہ [illegible] امرتسر

مفصلہ ذیل مال

ہماری کارخانہ سے نہایت عمدہ ارزاں مل سکتا ہے۔ اور فرمائش آتے ہی فوراً تعمیل کیجاتی ہے اور مال وقت پر پہنچایا جاتا ہے۔

مختصر فہرست مختلف مال

لنگی سادہ [illegible] فی عدد

〃 زری [illegible]

〃 اوڑھنی کی [illegible]

ازار بند [illegible] ۲ر ۲ر

〃 ریشمی [illegible]

تھان گبرون باریک [illegible]

[illegible]

جراب [illegible]

〃 سوتی [illegible]

[illegible]

کلاہ سادہ ۶ر سے ۹ر تک فی عدد

〃 زرین [illegible]

رومال ریشمی [illegible]

کمبل دیسی [illegible]

〃 [illegible]

لوئی سفید [illegible]

〃 [illegible] طول [illegible] عرض [illegible]

پٹی [illegible] ۱۲ر ۱۳ر فی جوڑہ

پٹی [illegible] گز [illegible]

[illegible] گز تک

[illegible]

[illegible]

〃 سوتی [illegible]

[illegible]

دیگر [illegible] فرمائیے۔

[illegible]